زد جبر لازم آئیگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس قدر فضل وکرم کے باوجود کس طرح یہ جبر گوارا کریگا، میں کہتا ہوں کہ اگر ہر شخص طبیب نہیں ہو سکتا تو کیا وہ اپنے امراض کے علاج کے لیے کسی طبیب حاذق پر اعتماد نہ کرے آپ کی تحریر سے تو یہ لازم آتا ہے کہ ہر شخص جسے اپنے کسی مرض کے علاج کی ضرورت ہو اسے طب حاصل کرنی چاہیے ہر شخص جو عدالت میں کوئی مقدمہ لڑنا چاہتا ہے اُس کو بیرسٹری کا ڈپلومہ لینا چاہیے، جس شخص کو مکان بنانے کی ضرورت ہو اُس کو انجنیری کی تعلیم حاصل کرنی ضروری ہے اور اسی طرح جو شخص قرآن مجید میں تدبر کرنا چاہتا ہے وہ تمام مشاغل دنیویہ کے ہوتے ہوئے بھی قرآن کو مجتہدانہ طور پر سمجھ سکتا ہے، پس ہر شخص کو اجتہادی طور پر تدبر فی القرآن کی دعوت دینا یہ جبر ہے یا یہ کہ تقسیم عمل کے اصول پر کام کیا جائے اور ہم جس طرح دنیوی معاملات میں ڈاکٹروں، بیرسٹروں، پروفیسروں اور انجنیروں کی جماعت پر اعتماد کرتے ہیں اسی طرح دینی و مذہبی معاملات میں بھی ایک جماعت ہو جس پر ہم اعتماد کلی کریں اور ہر ایک شخص سے یوں نہ کہیں کہ اُس کو خود اس جماعت (علماءِ دین) سے بے پروا ہو کر اپنی رائے اور عقل کے مطابق تفسیر کرنی چاہیے۔ آپ شوق سے تدبر فی القرآن کیجیے خدا آپ کے عزائم میں برکت اور حوصلوں میں وسعت عطا فرمائے لیکن اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اُس کو محض اس بنا پر کہ وہ آپ کی سمجھ میں نہیں آتی ہے، اور اگرچہ اس کو بڑے بڑے ائمہ کرام نے لکھا ہے، رد نہ کر دیجیے میں آپ کا مکتوب گرامی اور یہ جواب دونوں اس ماہ کے برہان میں شائع کر رہا ہوں۔

"برہان" کیوں نہیں پہنچتا؟

اس کے باوجود کہ برہان پابندی وقت کے ساتھ ہر انگریزی مہینے کی ۱۵ تاریخ کو انتہائی احتیاط

سے روانہ کیا جاتا ہے، دفتر میں کثرت سے ایسی اطلاعیں آرہی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ برہان کے بہت سے پرچے راستہ میں ضائع ہو جاتے ہیں۔ ہمیں اس صورتِ حال پر سخت تعجب و حیرت ہے، جن حضرات کو دفتر ندوۃ المصنفین اور دفتر برہان میں تشریف لانے کا اتفاق ہوا ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ دونوں دفتر ترتیب و تنظیم کے جدید اصولوں پر قائم ہیں اور ان میں کوئی بے ضابطگی مشکل ہی سے ہو سکتی ہے۔

جہاں تک پرچوں کی روانگی کا تعلق ہے ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس سے زیادہ قابل اطمینان روانگی کی کوئی شکل نہیں ہو سکتی۔ ایک ایک پتہ مختلف نگاہوں میں گزرتا ہے، پتوں کی معمولی فروگذاشت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا، کم سے کم تین دفعہ تمام پتوں کو جانچا جاتا ہے۔ اندریں حالات ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اس خرابی کی تمام تر ذمہ داری ڈاکخانوں کی بدنظمی پر ہے سرشام کی اس لوٹ سے اگرچہ دہلی کا کوئی رسالہ اور اخبار محفوظ نہیں ہے، مگر معلوم ہوتا ہے برہان کو خاص طور پر اس ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ہم مہینوں سے صبر کیے بیٹھے ہیں، مگر اب صبر کی انتہا ہو گئی ہے قارئین کو چاہیے کہ اپنے اپنے مقامی ڈاکخانوں سے اس بے ضابطگی کا جواب طلب کریں، پوسٹ مینوں کو ہدایت کر دیں کہ اگر وہ اُن کی ڈاک حفاظت سے نہیں پہنچائینگے تو اُن کے خلاف باقاعدہ کارروائی کی جائیگی۔ اس کے بعد بھی اگر کسی صاحب کے پاس زیادہ سے زیادہ ۲۰ تاریخ تک پرچہ نہ پہنچے تو وہ دفتر کو اُسی وقت اطلاع دے دیا کریں۔ اُن کی خدمت میں دوسرا پرچہ روانہ کر دیا جائیگا۔ دفتر کی خیالی بے ضابطگی پر دل ہی دل میں کڑھتے رہنا اور ہمیں بے خبر رکھنا قارئین کے لیے بھی تکلیف دہ ہے اور ہمارے لیے بھی۔